احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
☎ 213029
جلد 48-83 نمبر 48 | منگل 3-ذیقعدہ-1418ھ 3-امان 1377ھش 3-مارچ 1998ء

جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز کرنا چاہئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
میں نے غور کیا ہے۔ (کلام الٰہی) میں کئی ہزار حکم ہیں۔ ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔

(ملفوظات سوم ص 99)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے۔ وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدائے تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت میں اس کے لئے ایک لذت اور سرور نہ ہو؟ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ 25)

تقریب شادی

○ مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری مسرور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غفور احمد صاحب حال کیلگری کینیڈا سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 45 مرڑ ضلع شیخوپورہ کی شادی ہمراہ مکرمہ منورہ خلیل صاحبہ بنت مکرم خلیل احمد مبشر صاحب سابق امیر و مربی انچارج سیرالیون کے ساتھ مورخہ 16- فروری 1998ء کو انجام پائی۔ بارات دارالرحمت شرقی سے مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی سربراہی میں روانہ ہوئی رخصتی کے موقعہ پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کروائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 31-جولائی 1995ء کو از راہ شفقت اس نکاح کا اعلان لندن میں فرمایا تھا مورخہ 98-2-18 کو ایوان محمود ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم سردار نور احمد مرتضٰی ڈوگر صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ پاکستان بعارضہ قلب اور بلند فشار خون علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے C.C.U. وارڈ میں داخل ہیں۔ تمام احباب سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم فاروق احمد صاحب بی۔ اے ولد عبدالغنی صاحب دارالنصر غربی کو دو سال پہلے فالج کا حملہ ہوا تھا اور آج کل الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں اور بازو پر شدید اٹیک ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو صحت کاملہ عطاء فرمائے۔

○ مکرم اقبال احمد ظفر صاحب گردوں کی تکلیف اور یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی کوشش کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اپنی جماعت کے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اخلاق فاضلہ جس حد تک دنیا میں امن اور امان قائم رکھنے میں ممد و معاون ہو سکتے ہیں اور کوئی شے اس حد تک نہیں ہو سکتی۔ اخلاق فاضلہ کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ اپنے حق سے زیادہ مانگا جائے اور نہ مانگنا ظلم نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمیشہ مثال کے طور پر فرمایا کرتے تھے کہ کسی کے ہاں مہمان آیا۔ صاحب خانہ نے دل کھول کر اس کی خاطر و مدارت کی اور جب مہمان رخصت ہو کر روانہ ہونے لگا۔ تو میزبان نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ میں آپ کی اس طرح خدمت نہیں کر سکا جیسی کہ کرنی چاہئے تھی۔ جو کچھ میں نے کیا وہ آپ کی شان کے لائق نہ تھا۔ اس لئے اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔ مہمان نے جواب دیا آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ جو آپ اس رنگ میں اپنا احسان مجھ پر جتانا چاہتے ہیں۔ احسان تو میرا ہے آپ پر اور آپ الٹا اپنا احسان مجھ پر جتاتے ہیں۔ اس پر میزبان نے کہا کہ میں کوئی احسان نہیں جتا رہا۔ بلکہ میں تو اپنی کوتاہی کے لئے عذر خواہی کر رہا ہوں۔ جو آپ کی تواضع کرنے میں مجھ سے ہو گئی ہو۔ لیکن اگر مجھے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ آپ نے مجھ پر احسان بھی کیا ہے۔ تو میں اور بھی ممنون ہوں گا۔ اس پر مہمان نے کہا۔ اگر اور باتوں کو میں چھوڑ بھی دوں تو بھی میرا یہ احسان کیا کم ہے کہ میں نے تمہارے ہزاروں روپے کے مال کو آگ نہ لگائی۔ جب تم میرے لئے اندر کھانا لینے جاتے تھے۔ اس وقت میرے لئے یہ آسان تھا کہ میں مکان کو آگ لگا دیتا۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ تم ذرا سوچو تو سہی۔ اگر میں آگ لگا دیتا تو میرا کیا کر سکتے تھے۔ کیا یہ میرا احسان نہیں ہے؟ جب مہمان نے اس قسم کی باتیں کیں۔ تب میزبان پر یہ بات کھلی کہ یہ شخص کس اخلاق کا آدمی ہے۔

پس اگر احسان کے یہ معنی ہیں کہ کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے تو یہ غلط ہے کیونکہ کسی کو نقصان نہ پہنچانا احسان نہیں اس شخص نے زیادہ سے زیادہ اگر کچھ کیا تو یہ کیا کہ اسے نقصان نہیں پہنچایا۔ اب اس نقصان نہ پہنچانے کو وہ احسان سمجھتا تھا جو سراسر غلط ہے۔

بعض آدمی سمجھتے ہیں کہ ہم نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا اور اس پر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے احسان کیا۔ مگر یہ بات کوئی ایسی بات نہیں جس پر فخر کیا جائے۔ کیونکہ کسی کو نقصان نہ پہنچانا احسان نہیں ہے۔ بلکہ ظلم سے رکنا ہے اور ظلم سے رکنا اور احسان کرنا دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ وہ شخص بڑا ہی احمق ہے۔ جو ان دونوں میں تمیز نہیں رکھتا اور میرے نزدیک ظلم سے رکنے کو احسان سمجھنا پرلے درجہ کی مسخ شدہ فطرت کا کام ہے۔

احسان یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے قصور کیا ہے اور جس کا اس نے قصور کیا ہے۔ اگر وہ یہ دیکھ کر اسے معاف کر دے کہ سزا سے الٹا اثر ہو گا اور

باقی صفحہ 7 پر

ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

3 امان 1377 ھش | 3 مارچ 1998ء

حصول تعلیم کا فریضہ

جہاں تک سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم کا تعلق ہے ہر چند سال کے بعد ایک نئی پالیسی پیش کی جاتی ہے تاکہ پہلی غلطیوں کو دور کیا جائے اور آئندہ تعلیم کے نظام کو بہتر بنایا جائے لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان سکیموں سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا تبدیلیاں دور رس نہیں ہوتیں اور جو بھی نظام ہے وہی چلتا رہتا ہے۔ اور تعلیم کے جن نتائج سے لوگ غیر مطمئن ہوتے ہیں وہی نتائج سامنے آتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک اس بات پر نہ غور کیا جائے کہ تعلیم کی کونسی باتیں انسان پر اثر چھوڑتی ہیں اور ان باتوں کو اچھا یا برا ہونے کی صورت میں کس طرح اختیار کیا جاسکتا ہے یا کس طرح ترک کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت تک کوئی تعلیمی پالیسی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ تعلیمی پالیسی بناتے وقت عام طور پر یہ تو مدنظر رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کیا کچھ پڑھایا جائے اور کیا کچھ موجودہ کتابوں میں سے نکال دیا جائے۔ لیکن یہ بات کبھی مدنظر نہیں رکھی جاتی کہ پڑھانے والے کون ہیں اور کیسے ہونے چاہئیں۔ حالانکہ تعلیم کے صحیح نتائج حاصل کرنے کے لئے نہ صرف کتابوں میں یعنی نصاب میں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ پڑھانے والوں کے متعلق بھی غور کرکے دیکھنا پڑتا ہے کہ وہ کیسے ہیں۔ بے شک کتابوں کا تعلیم کے لحاظ سے طلباء پر بہت اثر پڑتا ہے لیکن اس اثر سے بھی زیادہ اثر پیدا کرنے والی بات اساتذہ کا اپنا علم اور ان کا کردار ہے۔ پس تعلیمی پالیسی میں نہ صرف نصاب کی طرف توجہ دینے کی ضرورت رہتی ہے بلکہ نصاب پڑھانے والوں کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت امام جماعت الاول کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔ جس پر اگر غور کیا جائے تو ہمارے ماہرین تعلیم آئندہ بہتر تعلیمی پالیسی پیش کرسکتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یہ ایک باریک علم ہے جس کی لوگوں کو بہت کم اطلاع ہے۔ زبان اندر ہی اندر انسان کے روحانی اور اخلاقی قویٰ پر ایک زبردست اثر کرتی ہے۔ بہت سی کتابیں اسی قسم کی موجود ہیں جن کو پڑھ پڑھ کر دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ فسق و فجور میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا ہے۔ استادوں اور کتابوں کا اثر بہت آہستہ دیرپا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ استادوں کے تقرر اور تعلیمی کتابوں کے انتخاب میں بڑی فکر کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ ان کا اثر اندر ہی اندر چلتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ اللہ کی زبان، اس کے کامل رسول ﷺ کی زبان، صحابہ کرام کی زبان، کی طرف مطلق توجہ نہیں کی۔ یونیورسٹی نے اگر کوئی حصہ لیا تو وہ بھی ان لوگوں کا جن کے کلام کا اثر اخلاق اور عادات پر اچھا نہیں پڑ سکتا"۔

اس ارشاد میں تین باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ دنیا میں بہت سے کتابیں موجود ہیں جنہیں پڑھ پڑھ کر لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ہلاک ہو جاتے ہیں کتابوں کی موجودگی کا تو کوئی علاج نہیں لیکن تعلیم کے ذریعے یہ بات تو دلوں میں راسخ کی جاسکتی ہے اور کی جانی چاہیے کہ کونسی کتابیں پڑھی جائیں اور کون سی نہ پڑھی جائیں۔ اگر تعلیم اور صحیح طور پر دی گئی تعلیم یہ تمیز پیدا نہیں کرتی تو اس تعلیم کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ تعلیم سے صرف یہ مہارت حاصل کرلینا کہ انسان پڑھ سکے، کافی نہیں۔ نہ صرف پڑھ سکنے کی مہارت پیدا ہونی چاہئے بلکہ اس بات کی بھی مہارت پیدا ہونی چاہئے کہ کیا پڑھنا چاہئے اور کیا نہیں پڑھنا چاہئے۔ اگر لوگ اس مہارت سے کام لیں اور صرف اچھی چیزیں پڑھیں تو یقیناً ایسی کتابیں جو فسق و فجور پیدا کرتی ہیں یا تو ناپید ہو جائیں گی یا کم از کم بہت کم تعداد میں نظر آئیں گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ زبانیں بھی اثر کرتی ہیں اس لئے ایک ایسی زبان جو پاکیزہ ہے اور پاکیزگی پیدا کرسکتی ہے اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ اگر اس کی طرف توجہ دی جائے تو یقیناً تعلیم کا حصول انسان کو یہ تمیز بھی سکھادے گا کہ اخلاق اور کردار کو بہتر بنانے کے لئے اچھی زبان پڑھنی چاہئے۔

تیسری بات جس کی طرف اس ارشاد میں واضح اشارہ پایا جاتا ہے وہ ہے استادوں کا تقرر۔ استاد کلاس روم میں کتاب بھی پڑھاتے ہیں اور باتیں بھی کرتے ہیں اور ہمارا اپنا تجربہ یہ ہے کہ ان کی اپنی باتیں کتابوں سے بھی زیادہ اثر پذیر ہوتی ہیں۔ وہ کس طرح کی زندگی گذارتے ہیں۔ کس طرح کی زندگی کے آثار دوسروں میں پیدا کرتے ہیں۔ یہ بات طلباء کے لئے نہایت ضروری ہے۔

پس تعلیمی پالیسی کے لئے زبان کا بھی انتخاب ہونا چاہئے۔ اچھی کتابوں کا بھی انتخاب ہونا چاہئے اور اچھے اساتذہ کا بھی انتخاب ہونا چاہئے۔ یہ کہ ہر وہ شخص جو تھوڑا بہت لکھا پڑھا ہے اسے استاد لگا دیا جائے۔ آئندہ نسلوں کے ساتھ کسی طرح بھی انصاف نہیں کہلا سکتا۔ ماہرین تعلیم کوئی تبدیلیاں پیدا کریں یا نہ کریں ہمیں انفرادی طور پر ان تینوں باتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ اگر ہم ان باتوں کی طرف توجہ دیں تو ہماری آئندہ نسلیں زیادہ بہتر زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکتی ہیں۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا کر۔ آمین

ہر اک معاشرے کا ہے مرکز بس ایک گھر
ہر گھر ہو ٹھیک ٹھاک تو کس بات کا ہے ڈر
اوروں سے پہلے خود کو سنواریں تو ٹھیک ہے
ہر شخص کے سنورنے سے سنورے گا شہر بھر
کردار کی ہے بات یہ، خود کو سنبھالئے
ہو اپنی بات بات میں نیکی کا ہی اثر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی وفات پر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:۔

(2۔مارچ 1960ء)

چوہدری فتح محمد صاحب سیال فوت ہو گئے ہیں (ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ رات کے وقت تار دینے کی ضرورت پڑتی تو ان کو ہی بٹالہ بھجوایا کرتے تھے۔ جب خواجہ صاحب کو انگلستان میں مشکلات پیش آئیں تو حضرت امام جماعت الاول نے ان کو ان کی مدد کے لئے بھجوایا تھا۔ ڈاکٹر عبیداللہ صاحب امرتسری نے واپس آکر ان کی بڑی تعریف کی کہ بہت صالح آدمی ہیں۔

جب میں نے تشحیذ الاذہان جاری کیا تو جن لوگوں نے ابتدا میں میری مدد کی ان میں یہ بھی شامل تھے۔ ملکانہ تحریک ساری انہوں نے چلائی تھی۔ حضرت امام جماعت الاول کے داماد بھی تھے۔ پٹی اور قصور کے بڑے زمیندار خاندان میں سے تھے۔ بچپن سے میرے ساتھ کام کیا۔ مجھے افسوس ہے کہ وفات کے وقت مجھے پتہ بھی نہ لگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور اس کے فرشتے ان کو لینے کے لئے آگے آئیں۔ اور خدا تعالیٰ کی برکتیں ہمیشہ ان پر اور ان کے خاندان پر نازل ہوتی رہیں۔ میری ایک بیٹی بھی ان کی بہو ہے۔ خدا اس کو بھی اپنے خاوند کی خدمت اور اپنے خسر کے لئے دعا کی توفیق دے۔ آمین

جوانی سے چوہدری صاحب نے سلسلہ کی خدمت کی۔ قادیان جہاں سے وہ نقل مکانی کر کے آئے تھے اللہ تعالیٰ ان کو دائمی طور پر وہیں لے جائے۔ اور جس طرح زندگی میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ساتھ دیا تھا اب وفات کے بعد دائمی طور پر ان کا قرب نصیب ہو۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے (الفضل 3 فروری 1960ء) میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے متعلق ایک نوٹ تحریر فرمایا جس میں آپ فرماتے ہیں۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

کل جب مجھے چوہدری صاحب کا جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی تو مجھے بعض خیالات کے غیر معمولی ہجوم کی وجہ سے جنازہ پڑھانا مشکل ہو گیا۔ اور میں بڑی کوشش سے اور طبیعت پر زور دے کر (۔) دعائیں پڑھ سکا کیونکہ بار بار یہ خیال آتا تھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صحبت یافتہ لوگ گذرتے جاتے ہیں۔ مگر ان کی جگہ لینے نئے آدمی اس رفتار سے تیار نہیں ہو رہے جیسا کہ ہونا چاہئے۔ اور پھر جو نئے لوگ تیار ہو رہے ہیں وہ عموماً اس للّٰہیت اور اس جذبہ خدمت کے مالک نہیں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ کے لوگوں کا طرہ امتیاز رہا ہے۔

بے شک بعض بہت قابل رشک نوجوان بھی پیدا ہو رہے ہیں مگر کثرت و قلت کا فرق اتنا ظاہر و عیاں ہے کہ کوئی سمجھ دار شخص اس فرق کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بہرحال میرے دل و دماغ پر اس خیال نے اتنا غلبہ پایا کہ بعض اوقات میں (۔) جنازہ میں (۔) دعاؤں کو بھول کر اس دعا میں لگ جاتا تھا کہ خدایا تیری ممیت والی صفت جب زندوں کو مار رہی ہے تو اپنے فضل و کرم سے اپنی محیی والی صفت کے ماتحت مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے ہم میں ساتھ ساتھ زندہ وجود بھی پیدا کرتا چلا جا تاکہ جماعت میں کسی قسم کا خلاء یا کمزوری نہ آنے پائے۔ اور اس کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اٹھتا چلا جائے۔ جنازہ کے دوران بلکہ تجہیز و تدفین کے دوران میں بھی قریباً سارا وقت اسی فکر اور اسی دعا میں گذرا۔ چنانچہ جو شعر اس نوٹ کے عنوان میں درج کیا گیا ہے وہ بھی اصولی طور پر اس لطیف مضمون کا حامل ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ اکٹھے بیٹھ کر شراب طہور پیا کرتے اور مجلس جمایا کرتے تھے وہ اب ایک ایک کر کے اٹھتے جا رہے ہیں۔ اور پرانی مجلس سونی ہوتی جا رہی ہے۔ اب اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اس مجلس میں بیٹھنے والوں کو کوئی ایسا آب حیات مل جائے جو ان پر موت کا دروازہ بند کر دے اور اس طرح یہ پاکیزہ مجلس ہمیشہ گرم رہے۔

پس میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے درد دل کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں۔ اور اپنے دلوں میں ایسا عشق اور خدمت دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلا نہ پیدا ہو بلکہ جماعت کی آخرت اس کی اولیٰ سے بھی بہتر ہو۔ یقیناً اگر ہمارے نوجوان ہمت کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مقصد کا حصول ہرگز بعید نہیں۔ کیونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے جو آپ نے ان شاندار لفظوں میں بیان فرمایا ہے کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل کی روشنی سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم ایک چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور پھلے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے"۔

اسی سلسلے میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمایا (الفضل 6۔ مارچ 1960ء)

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد کی اچانک وفات یقیناً ساری جماعت کے لئے حزن و ملال کا باعث ہوئی ہے۔ (ہم اسی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

آپ کے وفات پا جانے سے جماعت ایک مخلص وفادار خادم سلسلہ سے محروم ہو گئی ہے۔ آپ نے بچپن سے قادیان کے ماحول میں تربیت پائی ایم۔اے پاس کیا تو آپ کو 1913ء میں برائے دعوت الی اللہ انگلستان بھیجا گیا۔ جہاں آپ نے 1914ء میں امامت ثانیہ سے دامن وابستہ کر کے لندن میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی اس وقت سے لے کر تادم وصال آپ دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔ 1924ء میں جب آریوں نے ملکانوں کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں شدھ کر کے آریہ بنانا شروع کیا تو ارتداد کی تیز و تند رو کو روکنے کے لئے جو جماعت احمدیہ نے عظیم الشان کام کیا وہ مخالف و موافق سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ اس زمانے کے تمام مسلم اخبارات نے جماعت احمدیہ کے کارہائے نمایاں کی جذبات تشکر و امتنان کے ساتھ تعریف کی۔ احمدیہ مربی جو سینکڑوں کی تعداد میں ارتداد زدہ علاقہ میں کام کرتے تھے ان سب کے امیر ہمارے محترم حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال تھے۔ امیر صاحب کا کیمپ آگرہ میں تھا۔ جو مربیان ارتداد زدہ علاقہ میں کام کرنے کے لئے جاتے وہ پہلے آگرہ پہنچتے تھے۔ پھر امیر صاحب سے ہدایات لے کر مختلف مقامات پر چلے جاتے۔ میں نے بھی اڑھائی سال تک کام کیا اور میں آپ کے ہمراہ آگرہ میں رہتا تھا۔ اور جہاں کہیں مناظرہ یا جلسہ ہوتا آپ کی ہدایت کے ماتحت میں وہاں چلا جاتا۔ اس تمام عرصہ میں مجھے یاد نہیں کہ کبھی آپ کی طرف سے مجھے شکایت کا موقعہ ملا ہو۔ نہایت فراخ دل و وسیع حوصلہ تھے اور اپنے رفقاء کار سے محبت کا سلوک کرتے تھے۔

1924ء میں جب آپ حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد کے ماتحت اور حضرت صاحب کی معیت میں لنڈن تشریف لے گئے تو میں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت قادیان آگیا تھا۔ 1925ء میں جب میں دمشق پہنچا تو میں نے وہاں سے آپ کو ایک خط لکھا اور اس میں قیام آگرہ کا ذکر کرتے ہوئے مذکورہ بالا قسم کے خیالات کا اظہار کیا تو آپ نے جواباً لکھا کہ مجھے آپ کے خط سے بہت خوشی ہوئی ہے۔

طبیعت میں سادگی تھی پیچ در پیچ طبیعت رکھنے والوں سے سخت متنفر تھے۔ صاف گو تھے۔ جو بات حق خیال کرتے وہ برملا کہہ دیتے۔ بلند عزائم رکھتے سلسلہ کے وقار کے لئے غیرت رکھتے تھے۔ افسوس ہے کہ اب ہم ایک مخلص رفیق کار سے محروم ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت کا اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کی اولاد اور باقی رشتہ داروں کو صبر جمیل بخشے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی زندگی کا ایک ورق" کے عنوان سے مندرجہ ذیل مضمون الفضل 5 مارچ 1960ء کے شمارے میں لکھا۔

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے کی وفات ایک جماعتی صدمہ ہے۔ آپ ہمہ تن دعوت الی اللہ تھے۔ ساری زندگی آپ نے اسی راہ میں صرف کی ہے۔ اعلاء کلمۃ الحق کا خیال آپ کے جملہ تصورات پر غالب تھا۔ اور زندگی کے ہر موڑ پر آپ نے اس فرض کو ادا فرمایا کہ بھولے بھٹکے انسانوں کی رہنمائی کی جائے اور انہیں راہ حق پر گامزن کیا جائے۔ حضرت چوہدری صاحب کے شمائل و خصائل کے متعلق لکھا گیا ہے اور وہ آئندہ بھی لکھا جائے گا۔

میں جب 1931ء میں دعوت الی اللہ کے لئے بلاد عربیہ کی طرف بھیجا گیا تو میں نے ایک نوٹ بک پیش کرتے ہوئے چند بزرگوں سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنی قیمتی نصائح تحریر فرما دیں۔........ موقعہ کی مناسبت سے میں اس جگہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی تحریر درج ذیل کرتا ہوں۔ جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ بیرون ملک میں جانے والے نوجوان مربیوں کے لئے کس قسم کی متقیانہ زندگی اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس تحریر سے حضرت چوہدری صاحب کی زندگی کے بعض اہم پہلوؤں پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ بہرحال آپ کی زریں نصیحت حسب ذیل الفاظ میں ہے۔

میرا یہ تجربہ ہے کہ جب انسان محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی مغفرت حاصل کرنے کے لئے اپنے وطن اور اہل و عیال کو ترک کر کے اور دنیا کی تمام خوشیوں اور لذتوں سے علیحدہ ہو کر دعوت الی اللہ کی غرض سے اللہ تعالیٰ کے راستے پر گامزن ہوتا ہے اور دور دراز کے ممالک کا سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ اور اس پر علم و عرفان الٰہی کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا محض اپنے فضل و کرم سے اس طور پر ظاہر طور پر حامی و ناصر ہوتا ہے کہ انسانوں کو حیرت ہوتی ہے اور ہر ایک کام میں اللہ تعالیٰ کا طاقت ور ہاتھ اس کی امداد کرتا ہوا صاف طور پر نظر آتا ہے جس سے انسان کا رسمی ایمان کامل اطمینان اور مکمل یقین سے بدل جاتا ہے۔ اور یہ ایسا موقعہ ہوتا ہے کہ اگر انسان اس عظیم الشان کام کے آداب کو ملحوظ رکھے تو رضوان اللہ کا مرتبہ حاصل کرنا بہت ہی آسان اور قریب ہو جاتا ہے۔ آپکو اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے ایسا موقعہ ہاتھ آیا ہے اس سے پورا فائدہ روحانی اٹھانے کی کوشش کریں۔ آپ میرے لئے دعا کریں کیونکہ میرے دل میں سخت حسرت ہے کہ اس قسم کا موقعہ اب شائد مجھے نہ ملے۔ اگر کسی اور رنگ میں اللہ تعالیٰ پھر اپنے افضال کی بارش برسائے تو

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو اسے نہایت آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ تھوڑے ہی دنوں کے لئے دنیا میں آیا ہوا ہے اور جتنے دنوں کے لئے آیا ہوا ہے اس میں سے بھی کچھ گذر چکے ہیں۔ پس ہر بات اور ہر کام جو ہم کریں وہ اس نیت سے ہونا چاہئے کہ شائد یہ بات اور یہ کام ہماری زندگی کا آخری ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد ایوب ساجد صاحب ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون

وقفِ جدید بیرون اور خدمتِ خلق

امامت رابعہ کا یہ دور اس لحاظ سے ایک امتیازی شان رکھتا ہے کہ یہ دور حضرت بانی سلسلہ کے مبارک دور کو بھی اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بے شمار اور عظیم برکات سے معمور ہے۔ جو ساری دنیا پر پھیلی پڑی ہیں ان میں ایک ہندوستان بھی ہے۔ دراصل وقف جدید بیرون امامت رابعہ کا ایک شیریں ثمر ہے جس کے ذریعہ ہونے والی خدمت خلق کا تذکرہ یہاں مقصود ہے۔

پس منظر:۔ حضرت امام رابع نے امامت پر متمکن ہونے کے چند سال بعد وقف جدید کی تحریک کو ساری دنیا پر عام کر دیا تھا اس طرح کہ بیرونی جماعتوں سے چندہ تو لیا جائے مگر اس کا خرچ محض برصغیر کے غریب ممالک میں ہو۔ چنانچہ حضرت صاحب نے 24۔ جنوری 1992ء کے خطبہ میں فرمایا کہ ”وقف جدید کا میں نے جو نیا اعلان کیا تھا وقف جدید کو باہر کی دنیا کے لئے عام کر دیا جائے صرف پاکستان تک محدود نہ کیا جائے اس سے اب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت اس میں اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی کہ قادیان اور ہندوستان کی محصور جماعتوں کے لئے ہمیں باہر سے بہت کچھ کرنا تھا۔“

1991ء کا سال اس لحاظ سے تاریخ ہند میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ 1947ء کے بعد پہلی بار کسی امام جماعت کو قادیان دارالامان میں ورود مسعود کی توفیق عطا ہوئی پیارے آقا کا بابرکت وجود جہاں سارے ہندوستان کے لئے عموماً باعث برکت ہوا وہیں آپ نے خصوصیت کے ساتھ محصورین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بہبودی اور ترقی کے لئے بہت سی ترقیاتی سکیمیں اور منصوبے جاری فرمائے۔

وقف جدید بیرون:۔ چنانچہ حضرت صاحب نے وقف جدید کو دو حصوں میں تقسیم فرماتے ہوئے ایک حصہ وقف جدید بیرون کے نام سے موسوم فرمایا اس وقت خاکسار بحیثیت ایڈیشنل ناظم وقف بیرون خدمت بجالا رہا ہے۔ وقف جدید بیرون کے تحت اول صوبہ راجستھان۔ یو۔ پی۔ (علاقہ ملکانہ) آندھرا پردیش، کرناٹک، مغربی بنگال و آسام (منی پور، میگھالیہ، ناگالینڈ) وبعد ازاں صوبہ اڑیسہ کے بعض اضلاع بھی اسی سرکل میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ یہ عظیم منصوبہ جو حضرت صاحب نے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بہبودی کے لئے بنایا اس کے کام اور غرض و غایت اس اقتباس سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

”وقف جدید بیرون میں تقریباً ایک لاکھ کے وعدے ہو چکے ہیں..... لیکن جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے ہمیں قادیان اور ہندوستان پر سالانہ کم از کم ایک کروڑ خرچ کرنا ہو گا اور آئندہ کئی سالوں تک اسی کو مسلسل بڑھانے کی کوشش کرنی ہو گی...... اور جو تفصیلی منصوبے ہندوستان میں جماعت کے وقار اور جماعت کی تعداد اور رعب اور عظمت کو بڑھانے کے لئے میں نے بنائے ہیں وہ کروڑھا روپے کا مطالبہ کرتے ہیں۔“ (خطبہ 24۔ جنوری 92ء)

آج یہ عظیم انقلاب جس کے قدموں کی آہٹ ہمیں سنائی دے رہی ہے حضرت صاحب نے اس کی داغ بیل 1991ء میں ڈالی تھی۔

مدارس:۔ اس وقت وقف جدید بیرون کے تحت کل 9 سکول اور ایک مرکزی مدرستہ المعلمین قادیان چلائے جا رہے ہیں۔ مذکورہ بالا علاقہ جات کے نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے حضرت صاحب نے قادیان میں ایک مدرستہ المعلمین کا اجراء فرمایا جس میں ان کو باقاعدہ تین سال ٹریننگ دے کر مختلف مقامات پر متعین کیا جاتا ہے۔ آج اس مدرسہ میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد 135 سے بھی زائد ہے۔ علاوہ ازیں بعض غریب اور پسماندہ علاقوں سے آئے ہوئے وہ طلباء جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پا رہے ہیں ان کی رہائش بھی وقف جدید بیرون کے تحت بورڈنگ مدرستہ المعلمین میں ہے۔ ان طلباء کی تعداد قریباً 60 ہے۔ اس طرح سے یہ ایک مضبوط اور کامیاب ادارے کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

علاوہ ازیں مختلف صوبہ جات میں پرائمری سکول اور ایک سیکنڈری سکول بھی کھولا گیا ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے۔ یوپی کے علاقہ ملکانہ میں تین پرائمری سکول اور ایک سیکنڈری سکول چلایا جا رہا ہے۔ جو دن رات ان علاقوں کی ظلمت ظاہری و باطنی نور میں تبدیل کرتے چلے جا رہے ہیں۔

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ کہ چند صوبے حضرت صاحب کی منظوری سے وقف جدید بیرون کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اب صوبہ واران کا ذکر کیا جاتا ہے۔

راجستھان:۔ دعوت الی اللہ کے اعتبار سے راجستھان کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے بیاور کو ہیڈ آفس بنایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ضلع اجمیر اور ضلع پالی کے قصبہ گری میں سرکل آفس قائم ہیں۔ راجستھان میں تین مشن ہاؤس ہیں۔ یہاں 1996ء تک کل 63 جماعتیں تھیں جبکہ 1997ء میں 22 کا اضافہ ہو کر کل 85 جماعتیں ہیں۔ یہاں ایک بیت الذکر تعمیر کی گئی ہے جبکہ 6 بیوت بنی بنائی عطا ہوئی ہیں یہاں پر کل 34 مربیان و معلمین متعین ہیں۔

یو۔ پی:۔ یو۔ پی کو دو سرکل میں تقسیم کیا گیا ہے دو مربیان کرام کو سرکل انچارج بنا کر یہاں رکھا گیا ہے۔ یوپی میں جماعتی ترقی کا اندازہ صرف اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں صرف ایک سال 1997ء میں 225 جماعتیں قائم ہوئی ہیں بیوت تعمیر شدہ کی تعداد 20 ہے جبکہ 15 بیوت بنی بنائی ملی ہیں اور صرف سال گذشتہ کے دوران 10 بیوت بنی بنائی سمیت جماعت کو عطا ہوئی ہیں اس طرح کل 35 بیوت ہیں۔ مشن ہاؤسز کی تعداد 17 ہے اور یہاں 23 معلمین دن رات خدمت بجالا رہے ہیں۔

کرناٹک:۔ کرناٹک بھی دو سرکلز میں ایک دیورگ اور دوسرا گولگیری میں منقسم ہے۔ کرناٹک میں کل 2 مربی اور 19 معلمین اس وقت متعین ہیں۔ 1996ء تک جماعت نے 5 بیوت تعمیر کیں جبکہ 8 بیوت بنی بنائی جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ جبکہ صرف 5 بیوت الذکر 1997ء میں عطا ہوئی ہیں اس طرح کل تعداد ان بیوت کی اٹھارہ ہے۔ کل 114 جماعتوں میں احمدیت کا پودہ لگا۔

باقی صفحہ 6 پر

مولانا عبدالباسط شاہد

ربوہ۔ ایک مثالی شہر

ربوہ کی تعمیر و آبادی حضرت امام جماعت ثانی کی اولوالعزمی اور تدبر کا شاہکار ہے۔ قادیان سے جدائی کے صدمہ کے علاوہ جماعتی اموال اور جائیداد کے اکثر حصہ کے ملک کے اس حصہ کی طرف رہ جانے کے وجہ سے جو پاکستان میں نہیں تھا کسی بڑے منصوبہ کو سوچنا بڑے ہی بلند حوصلے اور خدائی نصرت کے بغیر بعید از امکان قیاس تھا۔ پیارے امام نے یہ منصوبہ پیش کرکے دنیا کو حیران کر دیا اور ابھی لوگ اپنی اس حیرت میں ہی تھے کہ کلر اور کھاری پانی والی جگہ پر جہاں آبادی کی کئی کوششیں ناکامی کا منہ دیکھ چکی تھیں ایک بستی ابھرنے لگی۔ جب تک یہ پیاری بستی آباد رہے گی حضرت امام جماعت ثانی کی عظمت بھی آنکھوں کے سامنے رہے گی۔ اس پیارے شہر کی آبادی بہت دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ شروع کی گئی تھی حضرت صاحب نے یہاں رہنے والوں کے لئے بعض شرائط عائد فرمائی تھیں جن میں سے نمایاں امر یہ تھا کہ یہاں وہ لوگ آباد ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کریں۔ یہاں کی عمارات اور نقشے وغیرہ کے متعلق بھی آپ نے خوب خوب محنت کرکے اسے ایک مثالی حیثیت دینے کی کوشش کی۔ یہاں یہ مضمون بیان کرنا مد نظر نہیں ہے کہ کن مشکلات اور قربانیوں سے یہ شہر آباد ہوا تھا بلکہ یہ امر پیش کرنا مد نظر ہے کہ یہاں رہنے والوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اسے عام شہروں میں سے ایک شہر نہ سمجھیں بلکہ اس محنت خلوص پیار اور محبت کو ذہن میں رکھ کر جس سے حضرت صاحب نے اس عظیم کام کا آغاز فرمایا تھا اس شہر کو حضرت صاحب کے معیار کے مطابق رکھنے کی کوشش کریں۔

ربوہ میں داخل ہوتے ہی ریلوے لائن اور سڑک کے اطراف میں گندگی کے ڈھیر کوئی اچھا تاثر پیدا نہیں کرتے۔ اگر یہ بات مد نظر نہ بھی رکھی جائے کہ یہاں دنیا بھر سے زائرین بڑی محبت و عقیدت سے حاضر ہوتے ہیں تو اس بات کے پیش نظر ہی کہ ہماری رہائش کی جگہ صاف ستھری اور خوبصورت ہو کیونکہ اس میں ہمارا اپنا فائدہ اور بہتری ہے۔ یہ ڈھیر اٹھا دینے چاہئیں۔

صفائی کے مذہبی احکام اور تاکید پیارے آقا کا طرز عمل اور طریق مبارک اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ ہم اس امر کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اس سلسلہ میں کبھی کوئی کوتاہی نہ کریں۔ اس سلسلہ میں بعض امور کا تعلق جماعت سے ہے اور حضرت صاحب کی طرف سے مقرر کردہ ذمہ داران تزئین کمیٹی اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوں گے تاہم اس مقصد کے لئے ہر شخص کی اپنی ذمہ داری ہے اور اگر ہر شخص اپنی ذمہ داری کو سمجھ کر اسے پوری طرح ادا نہ کرے تو یہ کام پوری طرح نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ہاں یہ ایک عام کمزوری ہے کہ گھر کی صفائی کرکے کوڑا کرکٹ باہر سڑک پر اپنے ہی گھر کے سامنے نہیں تو اپنے پڑوسی کے گھر کے سامنے پھینک دیتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ افسوسناک حرکت اس طرح بھی کی جاتی ہے کہ باہر سے گزرنے والا بھی اس گندگی سے حصہ پاتا ہے اور کبھی سر پر اور کبھی کپڑوں پر نقش و نگار ہو جاتا ہے۔ اس بری عادت سے بچنا کسی کمیٹی یا مجلس کا کام نہیں ہے بلکہ یہ میرا اور آپ کا کام ہے ہمارے گھروں میں تو صفائی ضرور ہو مگر گھر کا ماحول بھی جتنا صاف ہو گا اتنا ہی ہماری صحت اور بشاشت کے حصول کے لئے مفید اور بہتر ہو گا۔ اگر ہم اس امر کا خیال نہیں رکھیں گے تو ہر طرف گند پھیلتا بڑھتا چلا جائے گا اور گندگی والے ماحول میں جسمانی صحت ہی نہیں ذہنی صلاحیتیں بھی متاثر ہو جاتی ہیں اور حقوق العباد کی عدم ادائیگی کا گناہ بھی لازم آتا ہے۔ ایسے ماحول میں پلنے اور بڑھنے والے بچے صفائی کی اہمیت و ضرورت سے کبھی بھی آگاہ نہیں ہو سکیں گے اور بلند خیالی و وسعت حوصلہ سے بھی محروم ہی رہیں گے اس طرح یہ انفرادی ذمہ داری بھی ہے اور اجتماعی اور قومی ذمہ داری بھی۔

ایک اور امر جو آجکل ربوہ میں عام ہو رہا ہے اور جس کی برائی اور قباحت بھی دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے وہ گداگروں اور بھکاریوں کی کثرت ہے۔ جہاں تک خیرات کرنے اور غرباء کی مدد کرنے کا تعلق ہے وہ تو اپنی جگہ بہت ہی ضروری اور باعث خیر و برکت ہے مگر اس امر سے بسا اوقات غلط لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس کمزوری کی وجہ سے غلط قسم کے لوگوں کی گھروں میں آمد و رفت شروع ہو سکتی ہے جو کئی قسم کے نقصانات کا باعث بنتی ہے۔ بارہا ایسی مثالیں سننے میں آئی ہیں کہ یہی مانگنے والے گھروں میں چوری کرتے اور داؤ لگا کر کئی طرح کا نقصان پہنچاتے ہیں۔ غیر مستحق افراد کو اپنے اموال دینے سے خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کا ثواب ملنا تو محل نظر ہے مذکورہ بالا خرابیوں کا دروازہ ضرور کھل سکتا ہے۔

ربوہ خوبصورت صاف ستھرا شہر یقیناً ہماری ساری جماعت کی خوشی کا باعث ہو گا اور ہم فخر سے یہ بات کہہ سکیں گے کہ یہ واقعی ایک مثالی شہر ہے جو مثالی معاشرہ کی بنیاد کا کام دے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

شاکر صاحب بھی گئے

بعض دفتری مجبوریوں کی بناء پر یہ مضمون کسی قدر تاخیر سے شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

اس ہفتہ کے الفضل پہنچے تو گویا طوفان بدست پہنچے۔ نصیرالدین شیخ کی وفات کی خبر' خالہ سکینہ سیفی کی رحلت کا اعلان' میجر عبدالحمید صاحب کی وفات اور اپنے محترم دوست اور بزرگ عبدالرحمان شاکر کے گزرنے کی بات! ایک ہفتہ میں اتنے بزرگوں دوستوں کی سناؤنی! یہ خبران ہونی نہیں ہوتی مگر غریب الوطنی میں اتنی ساری رحلتیں ایک بار تو دل و دماغ کو جھنجوڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ کل سارا دن انہیں بزرگوں دوستوں کے بارہ میں سوچتے گزرا۔ خالہ سکینہ سیفی کے بارہ میں لکھنے کی تحریک تو کینیڈا فون کر کے ہو گئی۔ ہماری امی' ان دنوں عزیزی نسیم مہدی کے پاس کینیڈا آئی ہوئی ہیں۔ ان سے بات ہوئی کہ خالہ سکینہ تو گئیں تو انہوں نے اتنی لمبی ٹھنڈی سانس بھری کہ ہمیں پسینے آ گئے۔ ان کا خالہ سکینہ سیفی سے تعلق بھی بہت تھا۔ ہم نے روا روی میں ایک مختصر سا نوٹ لکھ کر سیفی صاحب کو فیکس کر دیا تو اس طرح دل کا بوجھ ہلکا کر لیا مگر رات بھر نصیر یاد آتا رہا۔ نصیرالدین شیخ' اپنا سکول کے زمانے کا کلاس فیلو' صبح اٹھ کر پہلا کام یہ کیا کہ دل کا بوجھ کاغذ پر منتقل کیا تو ذرا چین آیا۔ مگر اپنے بزرگ عبدالرحمان شاکر کی وفات کا سانحہ بھی ایسا نہیں کہ جلدی بھول جائے۔ اب اس بزرگ دوست کی یاد کو سینے سے لگا کر کچھ لکھنے بیٹھا ہوں۔ اللہ اس بزرگ دوست کو اپنے فضلوں کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین ان کی آل اولاد میں سے کسی کا پتہ پاس نہیں کہ تعزیت کے دو لفظ ہی لکھ دیں۔ منور نمی' ان کا بڑا داماد' گلاسگو میں ہے مگر اس سے رابطہ نہیں۔ سلیم واہ میں ہے اس کا پتہ بھی پاس نہیں۔ لے دے کے الفضل رہ جاتا ہے کہ اس کے صفحات سب کے سانجھے ہیں اور دکھ درد بانٹنے کے کام آتے ہیں۔

شاکر صاحب سے آخری بار اس وقت ملنا ہوا جب آپ نے ہمارے ایک مضمون کے بارہ میں الفضل میں ایک خط لکھا۔ ہمارا مضمون جماعت لاہور کے امیر مولانا صدرالدین صاحب کے بارہ میں تھا۔ اس میں ہم نے لکھا تھا کہ مولانا سے ملنے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ ان کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کرنے کے بعد ہم نے میر تقی میر کا مصرعہ درج کیا تھا "پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ" شاکر صاحب نے الفضل کو خط لکھا کہ ایک جماعت کے امیر کے بارہ میں "پراگندہ طبع" کے لفظ لکھنا مناسب نہیں۔ ہمیں شاکر صاحب کے ادبی ذوق پر کبھی ایسا گمان نہیں ہوا تھا کہ وہ اعلیٰ ادبی ذوق نہیں رکھتے۔ اس لئے ہم نے سوچا کہ واقعی ایک جماعت کے امیر کے بارہ میں خواہ وہ ہمارے ساتھ اختلاف عقیدہ ہی کیوں نہ رکھتی ہو یہ الفاظ مناسب معلوم نہیں دیتے۔ مصرعہ کے سیاق و سباق میں اس مصرعہ میں تخفیف کا کوئی پہلو نہیں ہے مگر سارے پڑھنے والے ایک جیسا ادبی ذوق نہیں رکھتے اس لئے احتیاط ہی کرنا چاہئے۔ چنانچہ ہم شاکر صاحب کی خدمت میں دارالعلوم میں حاضر ہوئے معذرت چاہی۔ الفضل والوں کو ایک خط لکھا۔ اس روز سے ہمیں شاکر صاحب کے ساتھ ایک گونہ تعلق محسوس ہونے لگا۔ ان کے ادبی اور علمی ذوق کے ہم پہلے سے قائل تھے اس بات کے بعد ان کا احترام اور بڑھ گیا۔

ہماری انجمن کی کلرکی کا زمانہ دوستوں کی ادب دوستی کی وجہ سے بڑا خوشگوار رہا۔ ایک تو اپنے محمد نذیر فاروق صاحب تھے اور دوسرے عبدالرحمان شاکر' شاکر صاحب بھی کلرک تھے یا شاید ہیڈ کلرک ہوں مگر تھے اسی رشتہ میں جس کے بارہ میں شاعر کہہ گیا ہے من کلرکم شما حذر بکنید! شاکر صاحب کا مکان انجمن کے بالکل سامنے والے کوارٹروں میں تھا اور واحد کوارٹر تھا جس پر شاکر صاحب نے کوئی "فقدان الشعور" کی تختی نہیں لگائی تھی۔ ہم پہلے یہ بات کہیں لکھ چکے ہیں کہ مولوی نور احمد صاحب نے اپنے مکان پر "مشکوٰۃ النور" کی تختی کیا لگائی ایک دبستان کھل گیا۔ ہر مکین اسی وزن پر نام رکھنے لگا اور تختی لکھنے والوں کی چاندی ہو گئی۔ شاکر صاحب کا کوارٹر عین مشکوٰۃ النور کے پاس تھا مگر تختی سے معراء۔ ہم نے ایک دو بار مذاق میں کوئی نام تجویز کیا تو کہنے لگے ہم بھی غالب کی طرح مرگ انبوہ میں مرنے والے نہیں۔ ہم نے مشورہ دیا آپ محض "عقل سلیم" کی تختی لگوا لیں۔ کہنے لگے کیا اب عقل سلیم کے اظہار کے لئے بھی' تختیاں لگوانے کا وقت آگیا ہے؟ سلیم ان کے بڑے بیٹے کا نام ہے۔

شاکر صاحب کی شخصیت میں انفرادیت تھی۔ ان کا رہن سہن' رکھ رکھاؤ' بول چال' چال ڈھال ہر چیز دوسروں سے مختلف بھی تھی اور منفرد بھی' خط بھی بڑا پاکیزہ تھا۔ عربی فارسی کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے۔ شعر شناسی میں تو خاص مقام تھا۔ اپنے عبدالسلام اختر صاحب یا ہمیں اپنے کلام سنایا کرتے تھے یا شاکر صاحب کو' ہمیں شاکر صاحب کے ادبی ذوق کا اندازہ تھا۔ ہماری کوئی چیز کسی پرچہ میں چھپتی تو اس پر اپنی رائے کا اظہار ضرور فرماتے۔ پھر ہم اس میدان سے نکل کر کالج کے طالب علم بن گئے پھر کالج کے سٹاف پر آ گئے۔ شاکر صاحب سے تعلق قائم رہا۔ کالج کے مباحثوں میں مشاعروں میں ہم انہیں مدعو کرتے رہے اور وہ ازراہ بندہ پروری تشریف لا کر ہماری مجلسوں کی رونق بڑھاتے رہے۔ خود شعر نہیں کہتے تھے۔ غالباً ان کے والد صاحب قبلہ نعمت اللہ خاں گوہر شاعر تھے۔ ہم نے کئی بار کہا ان کا کلام کھود نکالیں اور مرتب کریں مگر یہ کام نہ ہوا۔ شاکر صاحب کی وفات والے نوٹ میں بھی لکھا ہے کہ ان کے علمی ادبی مضامین سلسلہ کے پرچوں میں چھپتے تھے۔ ان کے ہم بھی گواہ ہیں مگر زیادہ نہیں لکھتے تھے ہاں کسی مسئلہ پر "مقطع میں سخن گسترانہ بات آ پڑتی" تو چپ نہیں رہتے تھے۔

شاکر صاحب زبان کا نہایت نفیس ذوق رکھتے تھے۔ ایک بار چاند رات کو مل گئے۔ ہاتھ میں ایک بھرا پڑا تھیلا اٹھا رکھا تھا۔ ہم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگے "وہ دیکھو عید کا چاند ہو گیا ہے۔ "اکل ہلال" لئے جا رہا ہوں" ایک بار ہمارے یہ پوچھنے پر کہ گھر میں خیریت تو ہے نا؟ مولوی نذیر احمد دہلوی کی طرح کہنے لگے "خیریت ہو دشمنوں کے گھر ہمارا گھر تو اللہ رکھے بھرا پڑا گھر ہے۔ اسے زکام ہے' اسے کھانسی ہے' منجھلے کو بخار آ رہا ہے اور وہ جو سب سے چھوٹی ہے وہ ویسے ہی پڑی چیختی ہے۔" انہیں ادب کے مطالعہ کی چاٹ پڑی ہوئی تھی۔ لائبریری کا پھیرا ان کی زندگی کا لازمی حصہ تھا۔ ہم حیران ہوا کرتے تھے اتنے بچوں میں وہ پڑھنے کا وقت کیسے نکال لیتے تھے؟ اللہ کے فضل سے ان کے دس بچے ہیں۔

شاکر صاحب کے بیٹے سلیم کی شادی ہوئی تو قبلہ محترم سعید احمد خاں صاحب امیر جماعت واہ ہمارے ہاں ربوہ تسریف لے آئے اور بیٹی کو ہمارے ہاں سے رخصت کیا۔ شاکر صاحب کہنے لگے لو بھئی تمہارے ساتھ ہمارا اسمدھیانہ ہو گیا۔ صالحہ تو اس کے بعد سے واقعی ہمیں اپنی بیٹی کی طرح لگنے لگی۔ کبھی واہ جانا ہوتا تو ضرور اصرار کر کے ہمیں اپنے گھر بلاتی اور کہتی اپنی بیٹی کے گھر آئے بغیر واپس ربوہ نہ جائیے گا۔ شاکر صاحب کے ساتھ محبت کا ایک تعلق اور ہو گیا۔

انجمن کے دفاتر میں دو تین ایسے وضع دار لوگ بھی تھے جن کی وضع داری اب تک یاد آتی ہے۔ مثلاً منشی رمضان علی صاحب تھے۔ انہیں گھر سے باہر یا دفتر سے باہر پگڑی کے بغیر دیکھنا یاد نہیں پڑتا۔ قاضی عبدالرحمان صاحب تھے ان کی رومی ٹوپی ان کے وجود کا حصہ تھی۔ شاکر صاحب تھے ان کی وضع داری ان کی مسکراہٹ میں تھی۔ ہمیں یاد نہیں کہ ہم نے انہیں کبھی ایسی حالت میں دیکھا ہو کہ ان کے چہرے پر ان کی دل آویز مسکراہٹ موجود نہ ہو۔ قبلہ محمد نذیر فاروقی صاحب کی ٹوپی اور چھڑی ان کی وضع داری کا

باقی صفحہ 6 پر

○

کب مجھ میں پائی جاتی تھیں دانائیاں بہت؟؟
اچھی تھی میں بہت- مری اچھائیاں بہت؟؟

کتنے وجود تھے مرے اور کتنے روپ تھے؟
کہنے کو پھر بھی تھیں یہاں تنہائیاں بہت!

جب سر پہ آفتاب تھا سایہ نہ تھا کوئی!
جب ہاتھ میں چراغ تھے پرچھائیاں بہت!

اچھا ہوا کہ عمر اسی شہر میں- کٹی
دشمن تو تھے مگر تھیں شناسائیاں بہت!

جب دوستوں کی بھیڑ تھی جب دل جوان تھا!
کچھ شور تو ضرور تھا شہنائیاں بہت

جیسا گذر گیا مرا ماضی- گذر گیا!
بادِ سموم کم چلی- پروائیاں بہت!

اپنے ہی سارے لوگ ہیں عظمت نہ پوچھئے
منسوب کس کے نام ہیں رسوائیاں بہت!!

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ

عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ اب جبکہ ان کے ملک اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے درمیان ہتھیاروں کے معائنے کے بارے میں معاہدہ طے پا گیا ہے۔ لہٰذا اب خلیج سے امریکی اور برطانوی فوجوں کو واپس بلا لیا جائے۔ کیونکہ اب ان فوجوں کی خلیج میں موجودگی کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ عراقی ٹیلی ویژن کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ہتھیاروں کے معائنے کا بحران ختم ہو چکا ہے۔ اس معاہدے کے تحت ہم نے اپنی تمام تنصیبات اور صدارتی محلات کے معائنے کی اجازت دے دی ہے لہٰذا اب خلیج سے امریکی اور برطانوی فوجوں کو جلد از جلد واپس بلا لیا جائے۔

دوسری طرف امریکی صدر اور برطانوی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ خلیج میں افواج کی موجودگی ضروری ہے تاکہ صدام حسین کو طے پا جانے والے معاہدے پر عمل درآمد کرنے کے لئے مجبور کیا جا سکے۔ امریکی صدر بل کلنٹن نے 30 ہزار امریکی افواج میں مزید 5 سو فوجی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم خود امریکہ میں اب امریکی افواج کی موجودگی کو پسند نہیں کیا جا رہا۔ واشنگٹن میں امریکی کانگرس کے ارکان میں خلیج میں امریکی افواج کی موجودگی پر اٹھنے والے اخراجات پر تنقید شروع کر دی گئی ہے۔ اور یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ اس پوری کارروائی سے امریکہ کو کیا فائدہ پہنچا ہے۔

نیو یارک میں عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان طے پانے والا معاہدہ سلامتی کونسل میں پیش کر دیا ہے۔ جس پر بحث شروع ہو گئی ہے۔ سلامتی کونسل کے ارکان نے کوفی عنان سے بات چیت کے بعد ایک بیان میں کہا کہ سلامتی کونسل طے پانے والے معاہدے کا خیر مقدم کرتی ہے۔ سلامتی کونسل کے صدر گیمبیا کے سفیر نے کہا کہ معاہدہ اطمینان بخش ہے۔ اقوام متحدہ میں امریکی سفیر رچرڈسن نے کہا ہے کہ انہیں معاہدہ کی زبان پر بعض اعتراضات ہیں۔ رچرڈسن نے کہا کہ کوفی عنان نے یقین دہانی کرائی ہے کہ رچرڈ بٹلر کو معائنہ کی کارروائی سے علیحدہ نہیں کیا جائے گا۔

سلامتی کونسل میں ایک ایسی قرارداد کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے جس میں عراق کو تنبیہ کی جائے گی کہ اگر اس نے حالیہ معاہدہ سے انحراف کیا تو اسے سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ برطانوی سفیر نے بتایا کہ مجوزہ قرارداد آئندہ ہفتے سلامتی کونسل میں پیش کر دی جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے معاہدہ کی زبان پر بعض اعتراضات کو چھوڑ کر سلامتی کونسل کے تمام ارکان نے معاہدہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور جلد از جلد اس کے نفاذ کا مطالبہ کیا ہے۔

○○○

کیوبا کے صدر کا عالمی ریکارڈ

کیوبا کے صدر فیڈل کاسترو کو مزید پانچ سال کے لئے ملک کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ وہ 1959ء سے ملک کے سربراہ چلے آ رہے ہیں۔ غالباً وہ آج کی دنیا میں سب سے طویل عرصہ سربراہ رہنے والے حکمران ہیں۔ وہ اس وقت 39 سال سے حکمران ہیں۔ تاہم اس دفعہ اپنی حکمرانی کا نیا دور شروع کرتے ہوئے انہوں نے خاص بات یہ کی کہ ساڑھے سات گھنٹے مسلسل تقریر کر کے عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ ان کی تقریر ساڑھے پانچ بجے شروع ہوئی اور پونے ایک بجے تک جاری رہی۔ کولمبیا کے نوبل انعام یافتہ مصنف مارکیوز نے اسے کاسترو کا عالمی ریکارڈ قرار دیا۔ اس ضمن میں دلچسپ صورت حال اس وقت پیدا ہوئی جب ساڑھے بارہ بجے کاسترو کے بھائی نے گھڑی دیکھی اور کہا کہ سات گھنٹے ہونے والے ہیں۔ اس پر صدر کاسترو نے کہا کہ گھڑیاں مت دیکھیں کیونکہ میں تقریر ختم کرنے والا ہوں۔ میں ابھی فریش ہوں۔ ہاں اگر آپ لوگ تھک گئے ہیں تو میں تقریر ختم کرتا ہوں۔ اس کے پندرہ منٹ بعد انہوں نے تقریر ختم کر دی۔

○○○

مشرق بعید کے ممالک کی آگ

انڈونیشیا کے جنگلوں میں لگنے والی آگ سے انڈونیشیا اور اس کے ہمسایہ ممالک کو 1997ء میں تقریباً 138۔ کروڑ ڈالر (یعنی ایک ارب 38 کروڑ ڈالر) کا نقصان ہوا ہے یہ رپورٹ ماحولیات کی عالمی تنظیم ورلڈ وائڈ فنڈ آف نیچر نے دی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ صرف انڈونیشیا کو ایک ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ جس میں سے 90 کروڑ ڈالر صحت عامہ کی حفاظت پر خرچ کئے گئے۔ ہمسایہ ممالک ملائشیا اور سنگاپور کو تقریباً 38 کروڑ ڈالر کا نقصان سیاحوں کی آمد میں کمی سے ہوا۔

یاد رہے کہ یہ آگ اتنی شدید تھی کہ کئی ہفتے ان ممالک پر دھوئیں کے بادل چھائے رہے۔ لوگ ماسک استعمال کرنے لگے اور سانس کی بیماریاں اور کھانسی کی وباء پھیل گئی۔ کئی ممالک کے فائر بریگیڈ اور ہیلی کاپٹر کئی ہفتوں تک مل کر اس آگ پر قابو پانے کی کوششیں کرتے رہے۔

○○○

طالبان کی مغربی ممالک کو پیشکش

افغانستان کی طالبان حکومت نے اپنے ملک میں انسانی حقوق کے مسئلے پر مغربی ملکوں کو مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔ طالبان حکومت نے کہا ہے کہ افغان سرزمین پر اب مکمل امن و امان ہے اور قومی سلامتی کو مضبوط و مستحکم کر دیا گیا ہے۔ افغان وزیر امیر خان متقی نے بی بی سی کو انٹرویو میں کہا ہے کہ افغان سرزمین پر جو نظام حکومت قائم کیا گیا ہے وہ وہاں کے عوام کی امنگوں اور مزاج کے عین مطابق ہے۔ ہم مغربی ممالک کو حقیقی صورت حال سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان ممالک کو ہمارے ہاں اپنے نمائندے بھیج کر اس امر کی تصدیق کروا لینی چاہئے۔ امیر خان متقی نے کہا کہ ہماری خواتین کو مذہب کے عین مطابق حقوق دیئے جا رہے ہیں اور ہم اس پالیسی پر سختی سے کاربند ہیں۔ اگر مغربی ممالک اس امر کی تصدیق کرانا چاہتے ہیں تو انہیں اس بات کا پورا حق حاصل ہے۔ وہ مائیں اور بہنیں ہیں جن کے حقوق و فرائض سے ہم بخوبی آگاہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان حکومت گرلز سکولوں کے معاملے پر اپنے سابقہ موقف پر ڈٹی ہوئی ہے۔ اور ڈٹی رہے گی۔ جونہی ہمارے زیادہ اہم مسائل حل ہو جائیں گے تو ہم اسلام کی روشنی میں خواتین کو بھی تعلیم دلانا شروع کر دیں گے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

اس کی رحمت سے یہ بات بعید نہیں ہے۔ ہم اس امید پر زندہ ہیں۔

دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ایک نوجوان آدمی کے لئے یہ بہت بڑا مجاہدہ ہے کہ اپنے اہل و عیال سے علیحدہ رہ کر اپنی عفت کو صحیح معنوں میں قائم رکھ سکے۔ یہ کافی نہیں ہے کہ انسان صرف ارتکاب زنا سے محفوظ رہے بلکہ اس کے دل کے خیالات 'اس کی نظر' اس کے ہاتھ پاؤں بلکہ تمام اعضاء اس قسم کے تاثرات سے محفوظ رہنے کی ضرورت ہے۔

وہ بہت ہی وسیع القلب اور اعلیٰ خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے ساتھیوں اور ماتحتوں کی تکلیف سے انہیں سخت صدمہ ہوتا تھا۔ مگر سلسلہ اور دین کے لئے مجسم غیرت تھے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

اس وقت تک وہاں 15 مشن ہاؤسز کام کر رہے ہیں۔

آندھرا پردیش:۔ آندھرا پردیش میں درج ذیل سرکل ہیں۔ پالا کرتی وارنگل' نلگنڈا' کھم' کریم نگر آندھرا پردیش میں وقف جدید بیرون کے تحت اس وقت تین مربیان اور 29 معلمین کام کر رہے ہیں۔ یہاں کل بیوت الذکر 20 ہیں جبکہ 1991ء تک جماعت کو 145 جماعتیں ملی تھیں اور صرف سال گذشتہ 97ء میں 39 نئی جماعتوں میں قیام احمدیت ہوا۔

بنگال و آسام (منی پور۔ میگھالیہ۔ ناگالینڈ):۔ آسام اور بنگال میں کل پانچ سرکلز ہیں ترار بیٹا آسام' سلبری گھاٹ بنگال' اسلام پور گوار بنگال بھولپور شانتی نکیتن بنگال' ڈائمنڈ ہاربر بنگال' 1997ء میں یہاں 276 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس وقت تک وقف جدید بیرون کے تحت یہاں دو مربیان 37 معلمین متعین ہیں۔ جو بیوت الذکر 1997ء تک جماعت نے تعمیر کیں ان کی تعداد 49 ہے جبکہ اس عرصہ میں کل 27 بیوت الذکر جماعت کو عطا ہوئی ہیں۔ یہاں سات مشن ہاؤس کام کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں خدمت خلق کے جذبہ کے پیش نظر یہاں ایک سیکنڈری سول اور 5 پرائمری سکول کھولے گئے ہیں۔ اسی طرح چار ہسپتال بھی اس علاقہ میں وقف جدید بیرون کے تحت مخلوق خدا کو جسمانی آرام پہنچانے کا عزم لیے ہوئے دن رات کام میں مشغول ہیں۔

اڑیسہ:۔ اڑیسہ کا علاقہ عسکا بھی جہاں پر مشن ہاؤس بنایا گیا ہے وقف جدید بیرون کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ یہاں پر ایک معلم کو متعین کیا گیا۔ اللہ نے چاہا تو جلد ہی یہاں بھی بہت بہترین نتائج مترتب ہوں گے۔

ہمارے معلمین و مربیان صبح و شام ان علاقوں کو کیا ظاہری اور کیا باطنی انوار سے منور کرنے میں کوشاں ہیں۔ جہاں یہ ظاہری طور پر حضرت صاحب کے ارشادات کی روشنی میں غرباء کی امداد کرتے ہیں وہیں خدمت خلق کے جذبہ سے معمور ہو کر طبی امداد کے طور پر ہومیو پیتھی سے علاج بھی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے آندھرا کے سینٹر سے دور دراز علاقوں سے خصوصاً احمدیہ ہومیو پیتھی ادویہ لینے کے لئے آتے ہیں اسی طرح مختلف سکولز کھولے جا رہے ہیں جن میں وہاں کی مقامی زبان کے علاوہ دینیات کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور ان سکولز کو ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے لئے کھلا رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مزید ترقیات پر ترقیات عطا فرمائے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

○○○

بقیہ صفحہ 5

نمونہ تھی۔ ہمارے پرانے بزرگوں میں وضع داری کی یہ صورتیں قائم تھیں۔ ہماری نئی نسل نے ان وضع داریوں کو فراموش کر دیا۔ پرانے بزرگوں میں سے سیفی صاحب ایسے رہ گئے ہیں جو اب بھی اپنی اچکن کی وضع داری نبھاتے جا رہے ہیں۔ کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ سیفی صاحب اچکن پہنے جا رہے ہیں اور اچکن کے سارے بٹن کھلے ہیں۔ سر پر پگڑی رکھنا بھی ان کی وضع داری میں شامل ہے۔ شاکر صاحب لباس کے معاملہ میں وضع دار نہیں تھے مسکرانے کے باب میں وضع دار تھے۔

بزرگ اٹھتے جا رہے ہیں اور ان کے ساتھ یہ باتیں بھی اٹھتی جا رہی ہیں۔ یہی دنیا میں ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ بزرگوں کی نیکیوں کا فیض نئی نسل تک منتقل کرتا چلا جائے۔ یہی ورثہ ہے جو اگلی نسل کو منتقل ہوا کرتا ہے اور اسی سے بزرگوں کا ذکر جاری رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شاکر صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے ساتھ محبت اور ملاطفت کا سلوک فرمائے۔ اللہ کا یہ بندہ کسی کی دل شکنی نہیں کیا کرتا تھا اللہ تعالیٰ ان کی دلداری فرمائے۔ آمین

○○○

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم ہارون الرشید صاحب ابن مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب 31/5 دارالبرکات ربوہ کی شادی مورخہ 20 فروری 1998ء کو ہوئی۔ بارات محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی قیادت میں روانہ ہو کر دلہن عزیزہ فاطمہ سید کے والد محترم سید سلیم احمد صاحب کے گھر دارالرحمت پہنچی جہاں رخصتی کے موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کروائی۔ اگلے روز 98-2-21 کو عزیز کی دعوت ولیمہ ایوان محمود کے لان میں ہوئی اس موقع پر دعا محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے کروائی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ امراء اور صدران جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ 8 مارچ سے ربوہ میں کلام الٰہی کی ٹیچرز ٹریننگ کلاس شروع ہو رہی ہے اس کلاس سے استفادہ کے لئے اپنے حلقہ سے طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکید ہے۔ یہ کلاس بیس روز جاری رہے گی۔

(ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد)

یہ اشتہار نہیں ہے۔ ادارہ الفضل امن عامہ کی خاطر اپنی طرف سے حکومت کی یہ آواز قارئین تک پہنچانے کے لئے اسے شائع کر رہا ہے۔ (ادارہ الفضل)

امنِ عامہ اور اپنے جان و مال کی حفاظت کیلئے

مشتبہ افراد پر نظر رکھئے ...

عبادت گاہوں، ہوائی اڈوں، ریلوے سٹیشنوں، بس اڈوں
بازاروں، مارکیٹوں، ہسپتالوں، تعلیمی اداروں اور
دیگر پبلک مقامات کے اردگرد مشتبہ افراد
پر کڑی نظر رکھیں اور ضلعی انتظامیہ کو
ایسے مشتبہ افراد کی اطلاع دیں۔

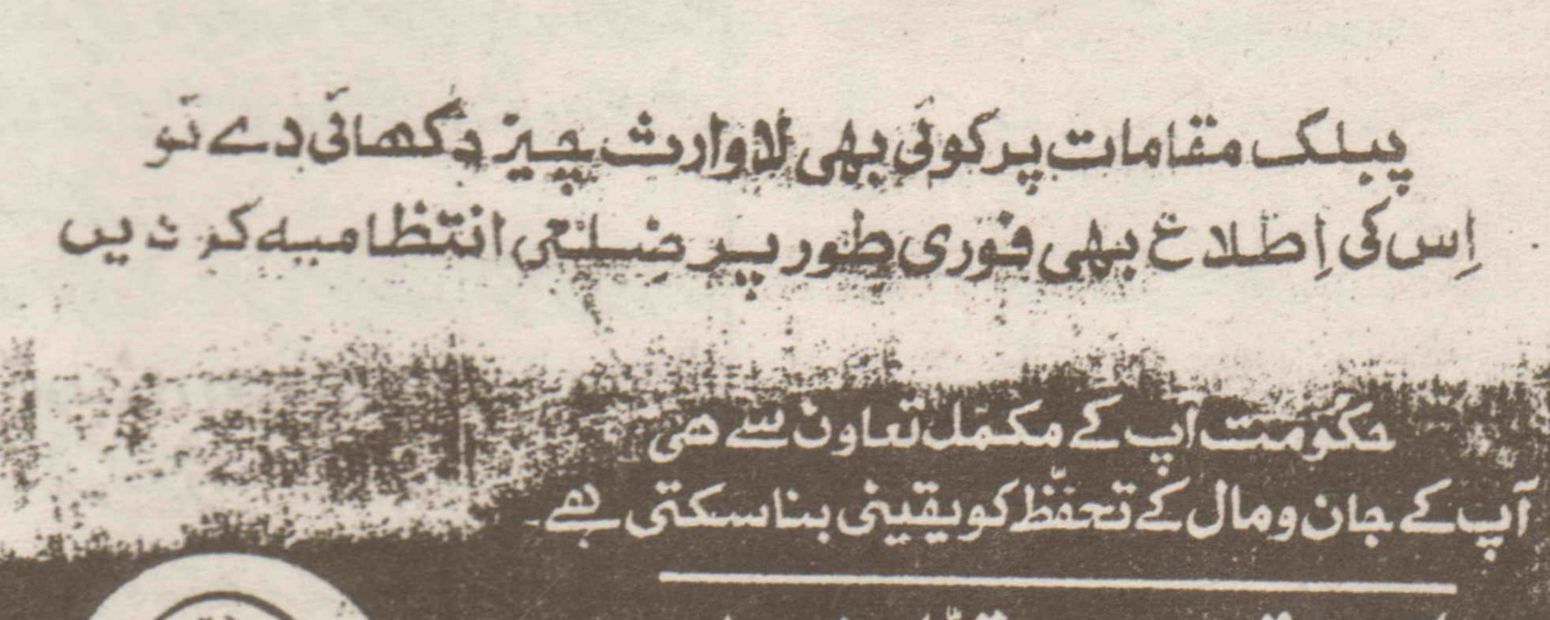

پبلک مقامات پر کوئی بھی لاوارث چیز دکھائی دے تو
اس کی اطلاع بھی فوری طور پر ضلعی انتظامیہ کو دیں

حکومت آپ کے مکمل تعاون سے ہی
آپ کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنا سکتی ہے۔

آپ کا تعاون ـ تحفظ کا ضامن

حکومتِ پنجاب

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ 98-2-27 شام 4 بجے بروز جمعہ وفات پا گئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ موصوفہ کو اعلیٰ درجات سے نوازے۔

○ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد نصیر صاحب 16/3 دارالیمن غربی ربوہ بعمر 80 سال 98-2-28 بوقت آٹھ بجے صبح وفات پا گئی ہیں موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

خاص خاص پروگرام

بدھ 4 مارچ 1998ء

1-30 (رات) کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
1-50 مسٹر بی اے آرچرڈ سے انٹرویو۔
2-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
4-00 حکایات شیریں
4-25 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 طبی معاملات۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
1-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 گفتگو۔
5-30 ترکی زبان سیکھئے۔
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

جمعرات 5- مارچ 1998ء

1-30 (رات) چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
2-00 المائدہ۔
2-15 پیرھن۔ لجنہ اماء اللہ۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
4-00 ترکی زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کینیڈا سے پروگرام۔
7-30 آٹو ریلی 1997ء
8-00 اردو کلاس۔
9-00 ترکی زبان سیکھئے۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
12-00 سندھی پروگرام۔
1-00 المائدہ
1-15 پیرھن
1-55 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
4-30 درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
8-00 ہومیوپیتھی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

امداد طلباء

مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 1

بجائے اصلاح کے سزا فساد پیدا کرے گی۔ تو یہ احسان ہے۔ کیونکہ اس میں اس کی بھلائی مقصود ہے۔ چنانچہ بعض لوگ ایسا ہی کرتے ہیں کسی کے قصور کرنے پر وہ دیکھتے ہیں کہ کونسا طریق بہتر ہو گا۔ اگر وہ سزا دینے میں بھلائی پاتے ہیں تو اسے سزا دیتے ہیں اور اگر معاف کرنا بہتر نظر آتا ہے تو اسے معاف کر دیتے ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگ قصوروں کی معافی کے لئے تیار نہیں ہوتے اور جھٹ بدلہ لینے پر تل جاتے ہیں۔ خواہ بدلہ لینے میں اس سے بڑھ کر نقصان کیوں نہ ہو۔

(از خطبہ 30- اکتوبر 1925ء)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ افواج پاکستان کی نگرانی میں 17 سال بعد پانچویں مردم شماری ملک بھر میں 2۔ مارچ 1998ء سے شروع ہو گئی ہے۔ عملہ کو نقشے اور سامان فراہم کر دیا گیا ہے۔ آبادی کو 2 سے اڑھائی سو گھرانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ 90 فیصد عملہ محکمہ تعلیم سے لیا گیا ہے۔ باقی 10 فیصد ملازمین دیگر محکموں سے لئے گئے ہیں دو سے 4 مارچ تک خانہ شماری ہو گی۔ پھر شمار کنندگان گھر گھر "ڈیٹا بیس فارم تقسیم کریں گے۔ عبوری نتائج کا اعلان 90 روز بعد ہو گا۔ حتمی نتائج کا اعلان ساڑھے تین سال بعد کیا جائے گا۔

○ بلوچستان کے پشتونوں نے مردم شماری کا بائیکاٹ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں خدشہ ہے کہ دھاندلی ہو سکتی ہے جب سے بلوچستان صوبہ بنا ہے پٹھانوں کی حق تلفیاں کی جا رہی ہیں۔ کوئٹہ میں نواب ایاز جوگزئی اور محمود اچکزئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مردم شماری بلوچستان کے لئے زندگی موت کا مسئلہ بن چکی ہے۔

○ 5۔ سے 18۔ مارچ کے دوران خانہ شماری کا کام مکمل ہو جائے گا۔ اس دوران پر شدہ ڈیٹا بیس فارم بھی شمار کنندگان سے واپس وصول کریں گے۔

○ مردم شماری کے عملے میں دو لاکھ 80 ہزار فوجی افسر اور جوان حصہ لیں گے۔ مردم شماری پر کل اخراجات کا تخمینہ ایک ارب 34 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ مردم شماری کے دوران ایک فوجی جوان شمار کنندگان کے ساتھ ہو گا۔ غلط معلومات فراہم کرنے والے کو 6 ماہ قید اور 15 ہزار جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

○ مردم شماری کے سلسلہ میں گاڑیوں کی پکڑ دھکڑ مسافروں کے لئے عذاب بن گئی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف ایک بھی بدعنوانی ثابت ہو جائے تو میرا گریبان پکڑ لیں۔ یقین سے کہتا ہوں کہ بے نظیر دور میں لوٹی گئی دولت عنقریب واپس پاکستان آجائے گی۔ جو علماء فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں وہ اسلام کے اصل دشمن ہیں۔ ایک برس کے دوران غربت میں شاید اضافہ ہی ہو لیکن بدعنوانی کسی نے نہیں کی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ نام نہاد علماء اسلام اور پاکستان کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ وہ ہاتھ اوپر نیچے باندھنے یا اونچی نیچی آمین کہنے کی بات کرتے ہیں۔ یہ کیا تماشا ہے؟ کیا اس طرح پاکستان امریکہ اور جاپان سے آگے بڑھ جائے گا۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ اخبارات سنسنی خیز اور مبالغہ آرائی کی روش ترک کر دیں۔ صحافی محتسب کا کردار ادا کرتا ہے لیکن اپنے لئے بھی خود احتسابی کرے۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے یوم حمید نظامی میں تقریب کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ خبروں کی صداقت کا معیار گر رہا ہے۔

○ مسلم لیگی ایم پی اے غلام سرور پر مخالفوں نے فائرنگ کر کے انہیں زخمی کر دیا جبکہ ایم پی اے کا بھانجا اور محافظوں سمیت 5۔ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔

○ کراچی کے علاقہ سہراب گوٹھ میں دو بم دھماکوں میں 10 افراد ہلاک اور 28 زخمی ہو گئے ہیں۔ فیصل آباد اور گوجرانوالہ کے بعد کراچی دہشت گردی کی زد میں آگیا ہے۔

○ حکومت اور تاجروں میں مذاکرات کے بعد پرچون پر سیلز ٹیکس ایک سال کے لئے مؤخر کر دیا گیا ہے۔

○ فیصل آباد کے خفیہ گودام سے 3 ٹن چرس برآمد کر کے 4 سمگلر بھی گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

○ کراچی میں پاکستان اسٹیل مل کے سابق چیئرمین عثمانی فاروقی کے لاکر سے 22 کروڑ روپے کے سیونگ سرٹیفکیٹ ہیرے' سونا اور اہم فائلیں برآمد کرلی گئی ہیں۔

○ لاہور ریلوے سٹیشن پر مسافر ٹرین میں آتشزدگی سے ایک بوگی جل کر خاکستر ہو گئی۔

○ امریکی محکمہ خارجہ نے پاکستان میں انسانی حقوق پر اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان میں سیاست دان مخالفوں کو جعلی مقابلوں میں مروا دیتے ہیں۔ قتل و غارت کی زیادہ ذمہ داری فرقہ واریت' ایم کیو ایم اور ان کے مخالفین پر عائد ہوتی ہے۔ پولیس اپنے جرائم چھپانے کے لئے مشتبہ افراد کو قتل کر دیتی ہے۔ نت نئے طریقوں سے تشدد کیا جاتا ہے۔ ایجنسیاں سیاست دانوں کی نگرانی کرتی ہیں۔ خط بھی کھول کر پڑھے جاتے ہیں۔

○ انٹرمیڈیٹ پارٹ اول اور دوم 1997ء کے سپلیمنٹری امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ نیشنل پارٹی کے سربراہ ولی خان نے کہا ہے کہ گورنر جنرل اور صدر مسلم لیگ بن کر قائداعظم کی حیثیت متنازعہ ہو گئی تھی۔ پختونستان کا مطالبہ ہم نے ہندوستان کی تقسیم سے پہلے کیا تھا۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کی سینیئر رہنما بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد میں ہمارے بغیر بننے والی حکومت مستحکم نہیں ہو گی۔ انہوں کہا کہ ہم وعدے توڑنے والوں کو معاف نہیں کرتے۔ نہ ہی ملک توڑنے کی کوششوں میں شریک ہو سکتے ہیں۔ انجام خوفناک ہو گا۔ نواز شریف خطرناک راستے پر چلے پڑے ہیں۔

○ عراق نے کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ معاہدہ کو سبوتاژ کر رہے ہیں۔

○ چین میں معاشی اصلاحات کے نتیجہ میں 40 لاکھ ملازمین فارغ اور 21 وزارتیں ختم کر دی گئی ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو۔ زرداری اور نصرت بھٹو کی نااہلی کے لئے کارروائی شروع ہو گئی ہے۔

○ احتساب کمشنر نے بھٹو خاندان کے خلاف 3 مقدمات ہائی کورٹ میں بھجوا دیئے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے رہنما الطاف حسین نے اے این پی کے رہنما اجمل خٹک سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے وعدہ نہ نبھایا تو اے این پی کا ساتھ دیں گے۔

○ لاہور ہائیکورٹ بار ایسوی ایشن کے سالانہ انتخابات برائے سال 99-98ء میں پیپلز پارٹی کے حمایت یافتہ امیدوار کاظم خان اپنے حریف مسلم لیگی امیدوار کو واضح طور پر شکست دے کر صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

○ مردم شماری کے لئے ڈیرہ بگٹی سے سوئی کی طرف جاتے ہوئے فوج کا ٹرک جوانوں سمیت کھائی میں گر جانے سے 6 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ روزنامہ پاکستان کی ایک خبر کے مطابق امریکی اور برطانوی سفارت کاروں کی سرائیکی علاقہ میں پر اسرار سرگرمیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں حساس اداروں نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ غیر ملکی سفارت کاروں نے ولی خان' اپوزیشن اور سرائیکی رہنماؤں سے ملاقاتیں کیں۔ حکومت نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ مستقبل قریب میں سرائیکی صوبہ کا معاملہ بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔

○ طرابلس ریڈیو کے مطابق عالمی عدالت انصاف نے امریکی طیارے کے حادثہ سے لیبیا کو بری الذمہ قرار دے دیا ہے۔ اور اس بات کا مظاہرہ کیا ہے کہ لیبیا کا موقف جائز ہے۔ اور برطانیہ و امریکہ کا موقف ناقابل قبول ہے۔ لیبیا حکومت نے کہا ہے کہ یہ لیبیا کی عظیم فتح ہے۔ اب اقوام عالم لیبیا پر اقوام متحدہ کی عائد کردہ پابندیوں کو نظرانداز کر دیں۔

○ سٹیٹ بینک کے گورنر ڈاکٹر محمد یعقوب نے کہا ہے کہ حکومتی ترغیبات کے باوجود نادہندگان سے صرف سوا 4 کروڑ روپے وصول ہو سکے ہیں۔

ہیومن ہاؤس پبلک سکول
دارالصدر غربی ربوہ
ہمارا نصب العین دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
شامل نرسری کلاس تا ہفتم (مکمل انگلش میڈیم)
داخلے شروع ہیں
پرنسپل: پروفیسر رلجا نصر اللہ خان
211039

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

بدہضمی، گیس ٹربل کا فوری علاج
نیز ہمارے ہاں ہر قسم کے خالص عرقیات مشروبات اور جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں
پاکستان کے ہر شہر میں میڈیکل سٹور اور دواخانہ کے مالکان ڈسٹری بیوشن کیلئے رجوع کریں
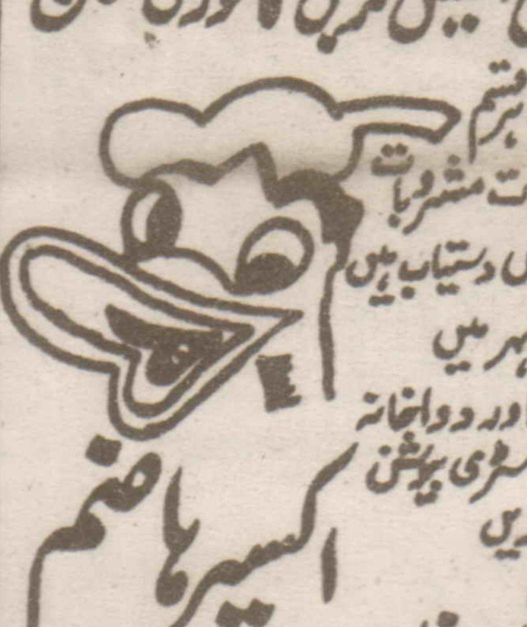
اکسیر ہاضم
تیار کردہ
دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
فون 429888

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام ۷۰/ روپے، ۴۰ گرام ۱۲۰/ روپے، ۱۰۰ گرام ۲۰۰/ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۳۰۰/ روپے
نزدجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

تبادلہ پلاٹس
سرگودہا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودہا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
212464/0341-775060 موبائیل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
دفتر 552388 رہائش 593863
• ربوہ
پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
دفتر: 213115